مدیر کے نام

حبیب الرحمٰن ' تونسہ ' ڈیرہ غازی خان

بلاشبہ **ترجمان القرآن** اسلامی' دینی' تحقیقی' علمی اور اصلاحی مضامین پر مشتمل ایک حسین گلدستہ ہے۔ جس میں امت کے نامور علما' مفکرین' محققین اور مدبرین کی تحریریں اہل علم کی علمی پیاس بجھانے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ محترم خرم مرادؒ کی مساعی جلیلہ نے اس دینی علمی رسالے میں ایک جدت پیدا کی جس سے رسالہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ آپ نے بھرپور کوشش کی ہے اور رسالے کا معیار برقرار ہے۔ آپ رسالے میں جس طرح تمام مکاتب فکر کے مفکرین و علما کے مضامین کا انتخاب کرتے ہیں وہ قابل داد ہے۔ یوں تعصب کو بالاے طاق رکھ کر ایک حسین انتخاب پیش کرتے ہیں۔ خصوصاً علما دیوبند اور دیگر عالم اسلام کے علما و مفکرین کی تحریریں شامل ہوتی ہیں۔ مناسب سمجھیں تو اپنے انتخاب میں علما اہل حدیث کی ایسی تحریریں جو فرقہ واریت یا تعصب یا اختلاف فہم پر مشتمل ہوں کبھی کبھی شامل کر دیا کریں۔ امام علامہ ابن تیمیہؒ' علامہ ابن قیمؒ' محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ جیسے علما و مفکرین کی آرا فکر پر مشتمل مضامین کی بھی کمی محسوس ہوتی ہے۔

بریگیڈیئر (ر) قربان علی برلاس ' راولپنڈی

جناب قاضی حسین احمد صاحب کا مضمون "اسلامی تحریکیں : خدشات اور امکانات" (اکتوبر ۹۸) بہت غور سے پڑھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کو کئی بار پڑھا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ ہمارے ملک میں ایسے راہنما بھی موجود ہیں جو نہ صرف ملکی سیاست بلکہ بین الاقوامی امور پر بھی یکساں نظر رکھتے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ ایسے مضامین اردو اور انگریزی اخبارات میں شائع ہونے چاہییں تاکہ وسیع حلقے تک پہنچ سکیں۔

مغرب میں غیر مسلم بھی اسلام میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اگر **ترجمان القرآن** کا انگریزی ایڈیشن شائع ہو سکے تو ایسے لوگوں کے لیے مفید ثابت ہو گا۔

ڈاکٹر عبدالعزیز ضیا ' پشاور

ترجمان القرآن کے اشارات' علمی اور اہم مسائل پر قارئین کے لیے مدلل مباحث پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر علمیت کے ساتھ ساتھ طوالت سے بچا جائے تو اشارات کی چاشنی دوچند ہو جائے۔

سید حیدر زیدی ' لاہور

"۶۰ سال پہلے" **ترجمان القرآن** کا دلچسپ سلسلہ ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی ۶۰ سال پہلے کہی ہوئی باتیں بالکل "آج کی باتیں" لگتی ہیں۔ یہ جہاں سید مودودیؒ کی فراست و بصیرت کی غماض ہیں وہاں تبدیلی اور انقلاب کی جدوجہد کرنے والوں کے لیے تبدیلی حالات کے لیے بھرپور جدوجہد کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔